سوال

(259) لے پالک کا وارث بننا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بھکر سے پروفیسر محمد بشر لکھتے ہیں ۔ کہ ایک عورت جس کا خاوند فوت ہوچکا ہے ۔ اوراس کے ہاں کوئی اولاد بھی نہیں اس نے کسی لاوارث بچے کو لے کر پالا اس عورت کا ذاتی مکان ہے جو اس نے اپنی کمائی سے خریدا تھا وہ اس نے اپنے لاورارث لے پالک کے نام لگوادیا ہے کیا شرعاً ایسا کرنا جائز ہے ۔ واضح رہے کہ عورت کے بھائیوں نے والد کی جائیداد میں سے اسے کوئی حصہ نہیں دیا ہے ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اسلام اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ لے پالک اولاد کو اپنی حقیقی اولاد کا درجہ دیا جائے ۔ کیونکہ اس مصنوعی رشتے کے رسمی تقدس پر بھروسہ کرکے جب حقیقی رشتہ داروں جیسا خلا ملا ہوتا ہے تو وہ برے نتائج پیدا کیے بغی نہیں رہ سکتا ۔ اس لئے شریعت اسلامیہ نے لے پالک کو حقیقی اولاد کی طرح سمجھنے کے تخیل کی بڑی سختی سے حوصلہ شکنی کی ہے سورت احزاب کی آیت نمبر 4 ۔ 5 ۔ میں اسی موضوع کو بیان کیا گیا ہے ۔ اس کے علاوہ حدیث میں ہے کہ حضرت ابوحزیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی نے حضرت سالم کو اپنا منہ بولا بیٹا بنایا تھا جب اللہ تعالیٰ نے لے پالک کے متعلق ضابطہ نازل فرمایا کہ اسے حقیقی اولاد کا درجہ نہ دیا جائے تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا سالم کو میں نے اپنا بیٹا بنایا ہے اب اس کے متعلق کیا حکم ہے ؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ''کہ تم اسے پانچ مرتبہ دودھ پلادو اس طرح وہ تمہارا رضاعی بیٹا بن جائے گا ۔ '' (صحیح مسلم : کتاب الرضاع)

اس لئے بیوہ کو چاہیے کہ لے پالک جوان ہوجائے تو اس سے پردہ کرے باقی رہا اس کے نام اپنا ذاتی مکان لگوادینے کا مسئلہ تو اس کے متعلق عرض ہے کہ اگر اپنے بھائیوں کو محروم کرنے کی نیت سے ایسا کیا گیا ہے تو شرعاً اس کی اجازت نہیں ہے ۔ کیونکہ حدیث میں ہے : ''کہ جو کوئی اپنے وارث کو اس کے شرعی حصے سے محروم کرے گا ۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے جنت سے ملنے والے حصے سے محروم کردیں گے ۔ '' (بیہقی فی شعب الایمان)

قرآئن سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ اس بیوہ نے لے پالک کے نام اپنا ذاتی مکان اس بنا پر لگوادیا ہے ۔ کہ اس کے بھائیوں نے والد کی جائیداد سے اسے کوئی حصہ نہیں دیا ہے ۔ بھائیوں کا اسے باپ کی جائیداد سے محروم کرنا اگرچہ بہت بڑا جرم ہے لیکن اس آڑ میں اسے اجازت نہیں دی جاسکتی ۔ کہ وہ اپنے بھائیوں کو اپنی جائیداد سے محروم کردے ۔ کسی کو دنیا بنانے کے لئے اپنی آخرت خراب کرنا کوئی عقل مندی نہیں ہے ۔ اس کے علاوہ حدیث میں ہے ''کہ ہر مال دار اپنے مال میں تصرف کرنے کا زیادہ حق رکھتا ہے ۔ '' (بیہقی : 6/175)

اس حدیث کے پیش نظر صورت مسئولہ میں بیوہ بحالت تندرستی اپنا مکان جسے چاہے دے سکتی ہے لیکن اس کے لئے شرط یہ کہ جائز تصرف کرتے وقت کسی شرعی وارث کو اس حق وراثت سے محروم کرنا مقصود نہ ہو۔ (واللہ اعلم بالصواب)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:289